# سوال وجواب:

## کیا سود (رِبا) صرف چھ اقسام کی اشیاء میں وقوع پزیر ہوتا ہے؟

سوال:

السلام علیکم

ہمیں اپنے ایک بھائی محسن الجدابی، صنعاء یمن، سے ایک سوال موصول ہوا ہے:

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: « أي قرض جر منفعة فهو ربا » "ہر وہ قرض جس سے کوئی فائدہ (منافع) اٹھایا جائے سود ہے"۔ ہمیں حدیث میں وضاحت ملتی ہے کہ سود (ربا) سونے، چاندی اور کچھ اقسام کی اشیاء (کھجور، کشمش، گندم اور جوٗ) میں وقوع پزیر ہوتا ہے۔ لہذا، کیا سود (ربا) کاغذ کے نوٹوں میں وقوع پزیر نہیں ہوتا کیونکہ یہ کاغذی نوٹ سونے اور چاندی سے منسلک نہیں ہوتے؟ مثال کے طور پر، کیا کسی شخص کے لئے یہ جائز ہے کہ وہ کسی دوسرے شخص کو ایک ٹن لوہا قرض دے اور پھر لوہے کی واپسی کی درخواست کرے لیکن ایک ٹن کے بجائے ڈیڑھ ٹن واپس مانگے؟

اللہ آپ کو اجر دے۔

الا المقتعری

جواب:

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

جی ہاں، سود (ربا) صرف چھ اقسام کی چیزوں: کھجور، گندم، جوٗ، نمک، سونا اور چاندی کے علاوہ اور کسی چیز میں وقوع پزیر نہیں ہوتا ہے، مگر یہ اس وقت ہے جب یہ معاملہ تجارت (بیع) اور پیشگی فروخت (السَلَمْ) میں ہو۔ لیکن اگر معاملہ قرض کا ہو، تو سود ہر قسم کی چیزوں میں ہو سکتا ہے۔ یہ حرام ہے کہ کوئی شخص دوسرے کو قرض کے طور پر کوئی چیز دے اور واپسی کے لئے زیادہ یا کم کی توقع رکھے، یا کسی مختلف چیز کی توقع رکھے۔ قرض کا یا کوئی بھی چیز جو ادھار لی گئی ہو اس کی واپسی اصل قیمت اور چیز کی اصل قِسم میں ہونا لازم ہے۔

جہاں تک اس بات کا تعلق ہے کہ سود (رِبا) صرف چھ اقسام کی چیزوں میں ہی وقوع پزیر ہو سکتا ہے، تو اس کا ثبوت اجماعِ صحابہ اور نبی ﷺ کا فرمان ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: «الذهب بالذهب والفضة بالفضة والبر بالبر والشعير بالشعير، والتمر بالتمر والملح بالملح، مثلاً بمثل، سواء بسواء، يداً بيد، فإذا اختلفت هذه الأصناف فبيعوا كيف شئتم إذا كان يداً بيد» "سونے کے بدلے سونا، چاندی کے بدلے چاندی، گندم کے بدلے گندم، جوٗ کے بدلے جوٗ، کھجوروں کے بدلے کھجور اور نمک کے بدلے نمک؛ ایک قسم کی چیز کے لئے وہی قسم، ایک مقدار کے لئے وہی مقدار اور ہاتھ کے ہاتھ (یعنی اُسی وقت) لیکن ان اشیاء سے مختلف اشیاء کو اپنی مرضی سے فروخت جا سکتا ہے مگر ہاتھ کے ہاتھ (یعنی اُسی وقت)" (مسلم نے عبادۃ بن صامتؓ کے توسط سے روایت کیا ہے)۔ اجماعِ صحابہ اور حدیث کے مطابق مخصوص چیزیں سود (ربا) کے تابع ہیں؛ لہذا سود (ربا) اِن چیزوں کے علاوہ کسی اور چیز میں وقوع پزیر نہیں ہو سکتا ہے۔ ان چھ چیزوں کے علاوہ کسی اور چیز کے لین دین کے رِبا ہونے کے بارے میں ثبوت نہیں ملتا۔ لہٰذا، سود (ربا) صرف اِن ہی چھ چیزوں میں وقوع پزیر ہوتا ہے یعنی وہ چیزیں جو ایک ہی اصل سے ہوں اور جن کا بیان مندرجہ بالا ذکر کی ہوئی چھ چیزوں میں سے ہو صرف وہی سود کے وقوع ہونے کے اصول میں شامل ہیں لیکن اِن کے علاوہ اور کوئی چیز میں نہیں۔ لہٰذا، تجارت اور پیشگی فروخت (السلم) میں سود صرف اِن چھ اقسام کی چیزوں: کھجور، گندم، جوٗ، نمک، سونے اور چاندی میں ہوتا ہے۔ اور چونکہ یہ عام نام ہیں لہٰذا ان کو کسی اور چیز پر قیاس (ایک حکم کو کسی اور حقیقت پر لاگو کرنا) کے لئے استعمال نہیں کیا جا سکتا۔ لیکن زکوٰۃ کے متعلق ایسی احادیث موجود ہیں جن میں سونے اور چاندی کا ذکر کرنسی کے طور پر کیا گیا ہے، یعنی اِن کا ذکر نہ صرف عام نام کے طور پر کیا گیا ہے بلکہ کرنسی کے طور پر بھی کیا گیا ہے، جنہیں ساز و سامان کی قیمتوں اور مزدوری کی اجرت ادا کرنے کے طور پر استعمال کیا گیا ہے۔ ان نصوص (احادیث کی عبارتوں) سے، عــلت یہ نکالی گئی کہ؛ چونکہ سونے اور چاندی کے اندر کرنسی ہونے کی خصوصیت ہے لہٰذا کاغذی نوٹوں کو سونے اور چاندی پر قیاس کیا گیا

ہے، کیونکہ ان کاغذی نوٹوں میں بھی کرنسی کے طورپر استعمال ہونے کی عــلت موجود ہے۔ چنانچہ حکم شرعی کے مطابق،اِن کاغذی نوٹوں پر سونے وچاندی کے مارکیٹ ریٹ کے حساب سے زکوٰۃ لاگو ہوگی۔ علی بن ابی طالبؓ نے بیان کیا کہ نبی ﷺ نے فرمایا« :إذا كانت لك مئتا درهم، وحال عليها الحول، ففيها خمسة دراهم، وليس عليك شيء - يعني في الذهب - حتى يكون ذلك عشرون ديناراً، فإذا كانت لك عشرون ديناراً، وحال عليها الحول، ففيها نصف دينار »"اگر تمہارے پاس دوسو درہم ہوں اوران پر ایک سال مکمل ہو چکا ہو، توان پر پانچ درہم زکوۃ ہے۔ تمہیں سونے پر کچھ بھی ادا کرنا نہیں پڑے گا جب تک کے تمہارے پاس بیس دینار نہ ہوں اور اگراُن پر مکمل ایک سال گزر چکا ہے توان پر نصف دینار زکوۃ ہوگی"(ابوداؤد سے روایت ہے)۔اور جیسا کہ حضرت علیؓ نے فرمایا:«في كل عشرين ديناراً نصف دينار، وفي كل أربعين ديناراً دينار »"ہر بیس دینار پر آدھادینار(زکوۃ)ہے،اور چالیس دینار پر،ایک دینار ہے"۔اور حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ رسول ﷺ نے فرمایا:«فهاتوا صدقة الرقّة، في كل أربعين درهماً، درهماً وليس في تسعين ومائة شيء، فإذا بلغت مائتين ففيها خمسة دراهم - ‌»"رقہ کا صدقہ لاؤ،ہر چالیس درہم پر ایک درہم،اور ایک سونوے پر کچھ نہیں، لیکن جب یہ مقدار دوسو پر پہنچ جائے تواس پر پانچ درہم زکوۃ لی جائے گی"(اسے احمد اور بخاری نے روایت کیا)۔اور عبدالرحمن انصاری سے روایت ہے جنہوں نے کہا کہ صدقہ پر رسول اللہ ﷺ کی کتاب اور عمرؓ کی لکھوائی ہوئی تحریر میں درج ہے:«والورِق لا يؤخذ منه شيء حتى يبلغ مئتي درهم» ..."چاندی سے کچھ نہیں لیا جاسکتا جب تک کہ دوسو درہم تک نہ پہنچ جائے"(اسے ابوعبید نے روایت کیا)۔

یہ تمام احادیث سونے اور چاندی کے بطور کرنسی اور پیسے کی خصوصیت کی نشاندہی کرتی ہیں، کیونکہ یہاں رِقہ کی اصطلاح استعمال کی گئی اور حدیث "ہر چالیس کے لئے ایک درہم" میں ان کے بطور کرنسی ہونے کی طرف اشارہ موجود ہے۔اور ورق، درہم اور دینار؛ تمام وہ اصطلاحات ہیں جو سونے اور چاندی کے سکّوں کے لئے استعمال کی جاتی تھیں یعنی کرنسی اور قیمت کے معنوں میں۔احادیث میں ان اصطلاحات کے استعمال سے پتہ چلتا ہے کہ ان سے مراد کرنسی اور قیمت ہے۔اور زکوۃ، دیت، کفارہ، چور کا ہاتھ کاٹنا اور دیگر احکامات ان دو خصوصیات کے ہونے کی وجہ سے سونے اور چاندی سے منسلک ہیں۔

اور چونکہ کاغذی نوٹ پیسے کے طور پر اپنائے گئے ہیں،اشیاء کی قیمت کے طور پر اور فوائد اور خدمات کی ادائیگی کے لیے،اور سونا اور چاندی اور دیگر تمام ساز وسامان کاغذی نوٹوں کی مدد سے خریدا جاتا ہے۔اور چونکہ یہ کاغذی نوٹ سونے اور چاندی کی کرنسی اور قیمت ہونے کی خصوصیت پر پورا اُترتے ہیں،اور سونے اور چاندی پر زکوٰۃ کے واجب ہونے کی احادیث میں یہ بھی شامل ہیں۔ لہٰذا، زکوٰۃ ان کاغذی نوٹوں پر بھی فرض ہے جیسا کہ سونے اور چاندی پر فرض ہے اور ان نوٹوں پر زکوٰۃ سونے اور چاندی کے حساب سے لی جائے گی۔ جو بھی کاغذی نوٹوں کی ملکیت رکھتا ہے، اگر اس کے پاس بیس دینار سونے کی قیمت کے برابر کاغذی نقدی ہے، یعنی 85 گرام سونے کے برابر جو سونے کا نصاب ہے، یا دوسو درہم یعنی 595 گرام چاندی کے برابر نقدی ہے، جس پر ایک سال گزر چکا ہو، تو اس پر زکوٰۃ فرض ہے اور وہ اس کے دسویں حصے کا چوتھائی زکوۃ کے طور پر دے گا۔

سونے پر زکوۃ سونے میں ادا کی جاتی ہے،اور اُس قابل اعتماد کرنسی میں جو اُس کی نمائندگی کرتی ہو۔چاندی پر زکوۃ چاندی میں ادا کی جاتی ہے،اور اُس قابل اعتماد کرنسی میں جو اُس کی نمائندگی کرتی ہو۔اسی طرح، سونے پر زکوٰۃ چاندی اور کاغذی نوٹوں میں ادا کی جاسکتی ہے جبکہ چاندی پر زکوۃ سونے اور کاغذی نوٹوں میں بھی ادا کی جاسکتی ہے کیونکہ یہ تمام پیسے اور قیمتیں ہیں، لہٰذا یہ ایک دوسرے کی جگہ لے سکتے ہیں اور یہ ایک دوسرے کی جگہ پر ادا کیے جاسکتے ہیں کیونکہ اس عمل سے مقصد ادا ہو جاتا ہے۔

اور چونکہ ان کاغذی نوٹوں پر زکوٰۃ واجب ہے،اس لئے ان پر دیت، کفارہ، چور کا ہاتھ کاٹنے کے احکامات اور دیگر احکامات بھی لاگو ہونگے۔ لہٰذا سونے اور چاندی پر اُن کے کرنسی کے طور پر استعمال ہونے کی وجہ سے سود کے احکامات لاگو ہوتے ہیں نہ کہ اُن کے اشیاء کے طور پر استعمال ہونے کی وجہ سے،اور اسی لئے کاغذی نوٹوں پر سود کے احکامات اُن کے کرنسی کے طور پر استعمال ہونے کی شرعی علت کی وجہ سے ہیں۔

جہاں تک قرض کا تعلق ہے، تو قرض ان چھ اشیاء میں جائز ہے اور ان کے علاوہ دوسری اشیاء میں بھی جائز ہے جن کی ملکیت جائز ہے یا جن کی ملکیت قانونی طریقے سے تبدیل ہوسکتی ہے،اور جب تک کہ ان اشیاء کے قرض سے منافع اُٹھانے کا عمل نہ کیا گیا ہو سود واقع نہیں ہوتا، کیونکہ حارث بن ابی اسامہ نے علیؓ سے حدیث روایت کرتے ہیں کہ:«أن النبي صلى الله عليه وسلم نهى عن قرض جر منفعة »"رسول ﷺ نے ہر اُس قرض کو ممنوعہ قرار دیا ہے کہ جس میں منافع داخل ہو"۔ایک اور روایت میں ہے:«كل قرض جر منفعة فهو ربا» "ہر وہ قرض جس میں منافع داخل ہو سود ہے"۔جو چیز اس سے مستثنیٰ ہے وہ قرض کو بغیر اضافے کے احسن انداز سے واپس کرنا ہے، جیسا کہ ابوداؤد نے ابی رفیع سے روایت کیا کہ: «استسلف رسول الله بكراً فجاءته إبل الصدقة فأمرني أن أقضي الرجل بكره فقلت لم أجد في الإبل إلا جملاً خياراً رباعياً فقال: أعطه إياه فإن خيار الناس أحسنهم قضاء»"نبی ﷺ نے ایک جوان اونٹ قرض لیا اور پھر ان کے پاس کچھ صدقے کے اونٹ آئے، تو آپ ﷺ نے مجھے حکم دیا کہ آدمی کو اس کا جوان اونٹ لوٹا دو، میں نے آپ ﷺ کو آگاہ کیا کہ مجھے ایک

اچھے خاصے چار سالہ اونٹ کے علاوہ کوئی اونٹ نہیں ملا۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اسے یہی دے دو، اور فرمایا بے شک وہ شخص سب سے بہتر ہے جو قرض لوٹانے میں سب سے بہتر ہے"۔ لہٰذا کوئی بھی قرض جو مندرجہ بالا ذکر کی گئی چھ اشیاء یا دیگر چیزوں پر مشتمل ہو تو اسے مالک کو بغیر کسی "فائدے یا منافع" کے واپس کرنا چاہئے، ورنہ یہ سود ہو جاتا ہے۔ اسی طرح یہ جائز نہیں ہے کہ آپ ایک ٹن لوہا قرض لیں اور اسے ڈیڑھ ٹن لوہا واپس لوٹائیں، ورنہ یہ سود (رِبا) ہو گا۔

مجھے امید ہے کہ انشاءاللہ، آپ کو جواب واضح ہو گیا ہو گا۔

آپ کا بھائی،

عطاء بن خلیل ابو رشتہ

14 ربیع الثانی 1439 ہجری

یکم جنوری 2018 عیسوی